از عدالتِ عظمیٰ

جھنڈو (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے اور دیگران

بنام

یونین آف انڈیا

تاریخ فیصلہ: 7 اگست 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنا نیک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعات 4(1)، 23(1) - 1957 میں بڑی حد تک زمین کا حصول - حوالہ عدالت کی طرف سے 10 روپے فی مربع گز کی شرح سے دیا گیا معاوضہ - اسی طرح کے مقدمے کی بنیاد پر معاوضے میں اضافے کے لیے اپیل کنندہ کا دعویٰ جس میں بازار کی قیمت کا تعین عدالت عالیہ نے بیچہ نامہ کی بنیاد پر 12 روپے فی مربع گز پر کیا تھا، عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا - قرار پایا کہ، ترقیاتی چارجز کی کٹوتی سے متعلق قانونی حیثیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، اور ریاست نے کوئی اپیل دائر نہیں کی ہے، یہ مداخلت کے لیے موزوں کیس نہیں ہے۔ دفعہ 54 ایکٹ کے تحت کسی بھی کارروائی میں ریفرنس کورٹ کے حکم کے خلاف اپیل عدالت عالیہ میں ہوگی اور سپریم کورٹ میں نہیں۔ آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کے ذریعے پیش کردہ اپیل کو دفعہ 54 کے تحت اپیل نہیں سمجھا جاسکتا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 281، سال 1985۔

آر ایف اے نمبر 281، سال 1979 میں دہلی عدالت عالیہ کے 23.7.84 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پریم پر ساد جو نیجا۔

جواب دہندگان کے لیے وی سی مہاجن اور سی وی سباراؤ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ اپیل 23 جولائی 1984 کے دہلی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے آر ایف اے نمبر 281، سال 1979 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 8 مارچ 1957 کو شائع کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کی ایک بیگھا اور 14 بسوا پر مشتمل زمین اس زمین کا حصہ تھی۔ حوالہ عدالت نے اے این بھنڈاری بنام یونین آف انڈیا، ایل پی اے نمبر 81، سال 1979 میں عدالت عالیہ کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے یکم مئی 1990 کو فیصلہ کیا کہ 10 روپے فی مربع گز کی شرح سے معاوضہ دیا جائے۔ اپیل پر اس کی تصدیق ہوئی۔ عدالت عالیہ نے اسی طرح کے معاملے میں ایک واحد بیعہ نامہ پر انحصار کیا جس میں مارکیٹ ویلیو 12 روپے فی مربع گز کی شرح سے طے کی گئی تھی۔ لہذا، اپیل کنندہ نے بھی اس شرح کا دعویٰ کیا۔ چونکہ اسے وہ شرح نہیں دی گئی جس کا اس نے دعویٰ کیا تھا، اس لیے اس نے عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے اس عدالت میں اپیل دائر کی ہے۔

اپیل گزار کے وکیل، شری جو نیجانے دلیل دی کہ عدالت عالیہ نے یہ پایا ہے کہ زیر بحث زمین کی مارکیٹ ویلیو 12 روپے فی مربع گز ہو سکتی ہے، اس شرح پر معاوضہ دیا جاتا۔ اگرچہ پہلی نظر میں ہم اس دلیل کو قابل فہم اور قابل قبول پاتے ہیں، اس قانونی موقف کے پیش نظر کہ مارکیٹ ویلیو کا کم از کم ایک تہائی حصہ ترقیاتی چارجز کے لیے نکالنا پڑتا ہے اور یہ کہ مذکورہ غور اس معاملے میں نہیں اپنایا گیا جس پر انحصار کیا گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اگر

ایوارڈ میں مداخلت کی جائے تو اپیل کنندہ کو عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی رقم سے کم ملے گا۔ تاہم، چونکہ ریاست نے کوئی اپیل دائر نہیں کی ہے اور کیس کے حقائق اور حالات میں، ہمارا خیال ہے کہ یہ مداخلت کی ضمانت دینے والا مقدمہ نہیں ہے:

ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت اپیل اس عدالت میں نہیں ہوگی۔ دفعہ 54 کا پڑھنا واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ اپیل صرف ریفرنس کورٹ کے ایوارڈ اور ڈگری خلاف ایکٹ کے تحت کسی بھی کارروائی میں عدالت عالیہ میں ہوگی اور اس عدالت میں مزید اپیل آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت ہوگی جسے دفعہ 11، سی پی سی کے ساتھ پڑھا جائے گا اور ایکٹ کے دفعہ 54 کے تحت نہیں، سوائے اس کے کہ جب عدالت عالیہ نے اس کے تحت سرٹیفکیٹ دیا ہو۔

اس کے مطابق، اس اپیل کو ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت اپیل نہیں سمجھا جاسکتا بلکہ آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل سمجھا جاسکتا ہے۔ دونوں صورتوں میں، ہمیں کوئی زمینی وارننگ مداخلت نہیں ملتی ہے۔ لہذا اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔